REGD. No. L. 5254

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

فون نمبر ۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ ”
سہ ماہی ۷ ”
خطبہ نمبر ۵ ”

یوم یکشنبہ

روزنامہ

الفضل

ربوہ

فی پرچہ ۱۰ نئے پیسے

۱۱ شوال ۱۳۸۱ھ

جلد ۵۱/۱۶ | ۱۸ امان ۱۳۴۱ ہش | ۱۸ مارچ ۱۹۶۲ء | نمبر ۶۳

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۱۷ مارچ بوقت ۹ بجے صبح

کل حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر رہی۔ اِس وقت طبیعت اچھی ہے حسب معمول کل بھی حضور سیر کے لئے تشریف لے گئے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

آمین اَللّٰھُمَّ آمین

حضرت سیدہ ام وسیم احمد صاحبہ کی علالت

ربوہ ۱۷ مارچ۔ حضرت سیدہ ام وسیم احمد صاحبہ کی طبیعت تا حال بہت ناساز ہے بلڈ پریشر میں کوئی فرق نہیں پڑا۔ دل اور سانس کی تکلیف بدستور ہے۔ ٹانگوں میں کمزوری اور طبیعت میں بے چینی کی شکایت بھی چل رہی ہے۔ احباب جماعت آپ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

رائے شماری کے بعد الجزائر سے دس ماہ کے اندر اندر فرانسیسی فوج کو واپس بلا لیا جائیگا

ایویان کی بات چیت میں فریقین کے درمیان تمام امور پر سمجھوتہ ہوگیا

تونس ۱۷ مارچ۔ تونس ریڈیو نے الجزائری عبوری حکومت کے قریبی ذرائع کے حوالے سے اعلان کیا ہے کہ کسی بھی وقت الجزائر میں جنگ بندی کا اعلان متوقع ہے۔ یہ اعلان تونس سے الجزائر کے وزیر اعظم یوسف بن خدہ اور پیرس سے صدر ڈیگال کریں گے۔ فریقین میں تمام امور پر سمجھوتہ ہوگیا ہے۔ ان میں اہم بات یہ ہے کہ رائے شماری کے بعد دس دن کے اندر اندر الجزائر سے تمام فرانسیسی فوج واپس طلب کر لی جائے گی جنگ بندی کے بعد الجزائر میں متعین فرانسیسی ہائی کمشنر صرف بیرونی معاملات کا ذمہ دار ہوگا رائے شماری کا انتظام انتظامی ادارہ کریگا جس کی اکثریت الجزائریوں پر مشتمل ہوگی۔

اس ادارے میں ۱۲ افراد ہوں گے۔ جن میں آٹھ الجزائری مسلمان اور چار فرانسیسی ہونگے ادارہ کا سربراہ الجزائری مسلمان ہوگا۔ یہ ادارہ عبوری دور میں الجزائر کے نظم و نسق کا بھی ذمہ دار ہوگا۔ الجزائری حریت پسندوں کے قریبی ذرائع کے بیان کے مطابق فرانس اس امر پر تیار ہوگیا ہے کہ اگر عبوری حکومت ضروری سمجھے۔ تو وہ مسلمانوں کی حفاظت کے لئے قوم پرستوں کی قوت بھی استعمال کر سکتی ہے لیکن اس کے لئے ادارہ کے آٹھ مسلمان ارکان کے علاوہ دو فرانسیسی ارکان کی حمایت بھی لازمی ہوگی۔ مزید معلوم ہوا ہے کہ الجزائر کے سابق نائب وزیر اعظم محمد بن بیلا اور ان کے چار نظر بند ساتھیوں کو مکمل مراکش میں رہا کر دیا جائے گا۔ انہیں چار یا پانچ روز ہوئے فرانس سے باہر روانہ کر دیا گیا تھا۔

— نئی دہلی ۱۷ مارچ۔ مسٹر نہرو نے کہا کہ چین اور پاکستان کو سنکیانگ اور کشمیر کے درمیان سرحدی حد بندی کے بارے میں بات چیت کا کوئی حق نہیں۔ اسے بھارتی حکومت ... اسے تسلیم نہیں کرے گی

دوگنی فیس کے ساتھ داخلہ کے فارم ۲۶ مارچ تک وصول کئے جائیں گے

لاہور ۱۷ مارچ۔ بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن نے میٹرک کے امتحان کے لئے دوگنی فیس کے ہمراہ داخلہ کے فارم وصول کرنے کی آخری تاریخ ۲۶ مارچ ۱۹۶۲ء تک بڑھا دی ہے۔ عام حالات میں دوگنی فیس کے ہمراہ داخلہ کے فارم امتحان شروع ہونے سے ایک ماہ قبل تک وصول کئے جاتے تھے لیکن چونکہ پرانے سلیبس کے مطابق متذکرہ ثانوی سکول امتحان آخری ہوگا۔ اس لئے یہ رعایت دی گئی ہے۔ ایسے امیدواروں کے داخلہ کے فارم متذکرہ دفعہ کے تحت منظور کئے جائیں گے۔ انہیں صرف لاہور کے کسی ایک سنٹر میں امتحان دینا ہوگا۔

محلہ دارالصدر جنوبی ربوہ کی طرف سے

بیرونی ممالک تشریف لیجانیوالے مبلغین اسلام کے اعزاز میں الوداعی تقریب

ربوہ ۱۷ مارچ۔ کل شام محلہ دارالصدر جنوبی کی لوکل تنظیم کے زیر اہتمام اعلائے کلمہ اسلام کی غرض سے عنقریب بیرونی ممالک تشریف لے جانے والے مبلغین اسلام کے اعزاز میں ایک الوداعی تقریب منعقد ہوئی۔ جس میں صدارت کے فرائض مکرم جناب حافظ عبدالسلام صاحب وکیل المال نے ادا فرمائے۔ ان مبلغین کرام میں مکرم میجر عبدالحمید صاحب اور مکرم ملک غلام نبی صاحب سابق مبلغ سیرالیون شامل تھے۔

تقریب کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو مکرم عبدالرشید صاحب سماٹری نے کی بعد ازاں محلہ کی طرف سے مکرم صوفی محمد اسحٰق صاحب سابق مبلغ لائبیریا نے مبلغین کرام کی خدمت میں الوداعی ایڈریس پیش کیا۔ ازاں بعد علی الترتیب مکرم میجر عبدالحمید صاحب اور مکرم ملک غلام نبی صاحب نے اپنی جوابی تقریروں میں محلہ کی تنظیم کا شکریہ ادا کیا۔ اور احباب جماعت سے تبلیغی میدان میں اپنی کامیابی کے لئے دعا کی درخواست کی۔ آخر میں صاحب صدر محترم حافظ عبدالسلام صاحب نے تحریک جدید کے تحت دنیا کے مختلف حصوں میں تبلیغ اسلام کی مساعی پر روشنی ڈالی۔ اور ان مساعی کو کامیاب بنانے کے لئے بڑھ چڑھ کر قربانیاں پیش کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ آخر میں آپ نے اجتماعی دعا کرائی۔ اور یہ بابرکت تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

پروفیسر عطاء الرحمٰن صاحب کیلئے دعا کی تحریک

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی

پروفیسر عطاء الرحمٰن صاحب ایم۔ اے کشمیر ناگ آسام بھارت سے تار کے ذریعہ اطلاع دیتے ہیں کہ انہیں دل کی تکلیف ہوگئی ہے اور وہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور احباب جماعت سے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ پروفیسر صاحب موصوف ایک بہت مخلص اور قابل انسان ہیں اور ایک مخلص مرحوم بزرگ کے لڑکے ہیں۔ احباب جماعت ان کی صحت کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔

خاکسار: مرزا بشیر احمد ربوہ ۱۶/۳/۶۲

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے، ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۸ مارچ ۶۲ء

احمدیت کا قافلہ چلتا ہی رہا ہے

گذشتہ دنوں میں ہم نے ایک مولانا کے خیالات پر جو انہوں نے "ختم نبوت" کے متعلق ظاہر کئے تھے تبصرہ کیا تھا اور ضمناً ہم نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت کے مقام اور حقیقت کے متعلق بھی وضاحت کی تھی اور بتایا تھا کہ آپ کی نبوت آیہ "خاتم النبیین" کے مخالف نہیں ہے۔ اس تعلق میں ہم نے شیخ اکبر حضرت محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ کا ایک حوالہ پیش کیا تھا جو ہم ذیل میں معہ "پیغام صلح" کے تبصرہ کے درج کرتے ہیں:۔

"الفضل ۲۳ رفروری ۱۹۶۲ء کے ایڈیٹوریل میں "خاتم النبیین" کے معنی میں جماعتِ احمدیہ منفرد نہیں" کے عنوان کے ماتحت اپنے عقیدہ کی تائید میں محی الدین ابن عربی صاحب کا ایک حوالہ نقل کیا گیا ہے جو حقیقتاً ان کے عقیدہ کی علانیہ تردید کر رہا ہے۔ احباب کرام کی دلچسپی کے لئے اسے ذیل میں نقل کیا جاتا ہے:۔

"اسی طرح حضرت محی الدین ابن عربی لکھتے ہیں کہ جب عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے تو وہ نبوت مستقلہ کے ساتھ نہیں اُتریں گے بلکہ وہ نبوت مطلقہ والے ولی ہو کر اتریں گے اور یہ وہ نبوت ہے جس میں محمدی اولیاء بھی ان کے ساتھ شریک ہیں۔ فتوحات مکیہ جلد ۲ باب ۷۳ صـ۱۳ تا ۱۹"

کیا ربوہ سے تعلق رکھنے والے احباب کا یہی عقیدہ ہے کہ تمام محمدی اولیاء نبوت مطلقہ کو پانے والے تھے۔ اگر نبوت مطلقہ ان کے نزدیک ولایت کا ہی دوسرا نام نہیں تو مندرجہ بالا حوالہ کی رو سے تمام محمدی اولیاء نبی قرار پاتے ہیں کیا اس سے یہ سمجھا جائے کہ ربوہ کے بزرگوں نے اپنے اس عقیدہ میں تبدیلی کر لی ہے کہ حضرت مسیح موعودؑ سے قبل کوئی ولی بھی نبوت کے مقام تک نہیں پہنچا صرف حضرت مسیح موعودؑ ہی اس مقام پر پہنچے ہیں۔"

حالانکہ مندرجہ بالا حوالہ کے علاوہ حضرت محی الدین ابن عربی کے ساتھ ہی مندرجہ ذیل حوالے بھی اس جگہ درج تھے مگر "پیغام صلح" نے ان کو نظر انداز کر دیا ہے اور چونکہ اس حوالہ میں "اولیاء" کا لفظ آ گیا "پیغام صلح" اسکو لے دوڑا ہے۔ یہاں ایک بات یاد آ گئی ہے اس کو سُن لیجئے۔

ایک زمانہ تھا کہ سابق پنجاب میں مذہبی بحثیں بڑے زور شور سے ہوا کرتی تھیں ان دنوں سیالکوٹ کے ایک گردوارہ میں ایک سکھ ودوان آریوں کے خلاف تقریر کر رہے تھے۔ آپ نے تقریر کے دوران میں ایک بڑی مزیدار بات بھی کہی کہنے لگے کہ آریوں کا یہ وطیرہ ہے کہ آج کل جو کوئی نئی ایجاد یورپ میں ہوتی ہے آریہ لوگ یہ ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ قدیم بھارت میں یہ ایجاد ہو چکی تھی۔ مثلاً ہوائی جہازوں کے متعلق ان کا یہی خیال ہے کہ بھارت میں اڑن کھٹولے ہوائی جہازوں ہی کو کہتے تھے۔ اور آریوں کا یہ مرض اتنا بڑھ گیا ہے کہ اگر آج امریکہ اور انگلستان سے یہ خبر آئے کہ مسور کی دال اور حلوہ کھائیں تو پیٹ میں جا کر لوہا بن جاتا ہے تو یہ مہاشہ اچھل پڑیں گے کہ یہ تو ہماری ویدوں میں پہلے ہی لکھا ہے۔

یہی بات "پیغام صلح" کی بھی ہے چونکہ حضرت ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ کے ایک حوالہ میں "اولیاء" کا لفظ آ گیا ہے اس لئے وہ کہتا ہے۔

"کیا یہ حوالہ صریح طور پر ہمارے مسلک کی تائید نہیں کرتا؟"

اس کا جواب یہ ہے کہ "پیغام صلح" سمجھتا ہے کہ ہر "احمدی" کا یہی عقیدہ ہے کہ

"حضرت عیسیٰ علیہ السلام نبوت مطلقہ والے ولی ہو کر اتریں گے۔"

ذیل میں ہم سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا ایک حوالہ اس تعلق میں نقل کرتے ہیں:۔

"یہ سب جھگڑا جو نبوت کے متعلق پیدا ہوا ہے۔ وہ صرف نبوت کی دو مختلف تعریفوں کے باعث ہمارا مخالف گروہ نبی کی اور تعریف کرتا ہے اور ہم اور تعریف کرتے ہیں۔ ہمارے نزدیک نبی کی تعریف یہ ہے کہ (۱) وہ کثرت سے امور غیبیہ پر اطلاع پائے (۲) وہ غیب کی خبریں انذار و تبشیر کا پہلو اپنے اندر رکھتی ہوں (۳) خدا تعالیٰ اُس شخص کا نام نبی رکھے جن لوگوں میں یہ تینوں باتیں پائی جائیں وہ ہمارے نزدیک نبی ہوں گے۔ ..... بعض لوگ ان تین شرائط کے پائے جانے کا نام نبوت نہیں رکھتے اور ان کے علاوہ اور شرائط مقرر کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ نبی کے لئے یا تو شریعتِ جدیدہ لانا ضروری ہے یا بلا واسطہ نبوت پانا۔ اور اگر ان دونوں شرائط کے علاوہ کوئی اور شرط بھی لگاتے ہوں تو اس کا مجھے علم نہیں اور چونکہ یہ شرائط حضرت مسیح موعود میں نہیں پائی جاتیں اس لئے ان کے نزدیک حضرت مسیح موعود نبی نہیں بلکہ صرف محدث ہیں اور ہم بھی کہتے ہیں کہ اگر نبوت کی تعریف یہی ہے تو بے شک حضرت مسیح موعود نبی نہ تھے اور جن کے نزدیک یہ تعریف درست ہے اگر وہ مسیح موعود کو نبی کہیں تو یہ ایک خطرناک گناہ ہے۔ کیونکہ شریعتِ جدیدہ کا آنا قرآن کریم کے بعد ممتنع ہے اور بلا واسطہ نبوت کا دروازہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد مسدود ہے۔"

(حقیقۃ النبوۃ حصہ اوّل صـ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸)

ہم یہ نہیں کہتے کہ "پیغام صلح" والوں کا یہ عقیدہ نہیں کہ

"حضرت عیسیٰ علیہ السلام نبوت مطلقہ والے ولی ہو کر اُتریں گے۔"

اگر ان کا بھی یہی عقیدہ ہے تو بچشم ماروشن دل ماشاد پھر جھگڑا کس بات کا ہے؟ ہم صاف لفظوں سے "پیغام صلح" والوں سے پوچھتے ہیں کہ کیا آپ کا عقیدہ ہے یا نہیں کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام "امتی نبی" ہیں۔ اگر آپ کا بھی یہی عقیدہ ہے تو کیا اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ آپ لوگوں نے جھگڑے کے لئے جھگڑا کھڑا کیا ہوا ہے اور اس طرح آپ نے جماعتِ احمدیہ کو تقریباً پچاس سال یعنی نصف صدی سے فضول بحثوں میں الجھایا ہوا ہے اور ابھی تک آپ کا پیٹ نہیں بھرا۔

باقی آپ نے جو یہ لکھا ہے کہ

کیا اس سے ابن عربی صاحب
کا صاف یہ مذہب نظر نہیں
آتا کہ نبوت مطلقہ ولایت ہی
کا دوسرا نام ہے۔

اس کا جواب ہے۔ جی نہیں۔ حضرت ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ کا ہرگز یہ مطلب نہیں ہے۔ آپ کا مطلب صرف یہ ہے کہ آنے والے حضرت عیسیٰ علیہ السلام "امتی نبی" ہوں گے یعنی وہ امتِ محمدیہ کے اولیاء میں سے ہی ہوں گے مگر دوسرے اولیاء اور ان میں یہ فرق ہوگا کہ وہ "نبی" بھی کہلائیں گے۔

اس کی تشریح سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے ملفوظات میں فرمائی جس کا حوالہ ہم نے الفضل مورخہ ۲۳/۳/۶۲ کے اداریہ میں درج کیا ہے اس حوالہ کو غور سے بار بار پڑھئے۔ ذیل میں اس کا کچھ حصہ ہم نقل کرتے ہیں:۔

"پہلے تیرہ سو برس اس عظمت کے واسطے نبوت کا لفظ نہ بولا اگرچہ صفتی رنگ میں صفت نبوت اور انوارِ نبوت موجود تھے۔ اور حق تھا کہ ان لوگوں کو نبی کہا جاوے مگر خاتم الانبیاء کی نبوت کی عظمت کے پاس کی وجہ سے وہ نام نہ دیا گیا مگر اب وہ خوف نہ رہا تو آخری زمانہ میں مسیح موعودؑ کے واسطے نبی اللہ کا لفظ فرمایا۔ آپؐ کے جانشینوں اور آپؐ کی امت کے خادموں پر صاف صاف نبی اللہ بولنے کے واسطے دو امور مدنظر رکھنے ضروری تھے۔ اوّل عظمت آنحضرتؐ اور دوم عظمتِ اسلام سو آنحضرتؐ کی عظمت کے پاس کی وجہ سے ان لوگوں پر ۱۳۰۰ برس تک نبی کا لفظ نہ بولا گیا تاکہ آپؐ کی ختم نبوت کی ہتک نہ ہو کیونکہ اگر آپؐ کے بعد ہی آپؐ کی امت کے خلیفوں اور صلحاء لوگوں پر نبی کا لفظ بولا جانے لگتا۔ جیسے حضرت موسیٰ کے بعد لوگوں پر بولا جاتا رہا تو اس میں آپؐ کی ختمِ نبوت کی ہتک تھی اور کوئی عظمت نہ تھی۔ سو خدا نے ایسا کیا کہ اپنی حکمت اور لطف سے آپؐ کے بعد ۱۳۰۰ برس تک اس لفظ کو آپؐ کی امت پر سے اٹھا دیا۔ تاکہ آپؐ کی نبوت کی عظمت کا حق ادا ہو جائے اور پھر چونکہ اسلام کی عظمت چاہتی تھی کہ اس میں سے بھی بعض افراد ہوں جن پر آنحضرتؐ کے بعد لفظ نبی اللہ بولا جاوے اور تا پہلے سلسلہ سے اس کی مماثلت پوری ہو۔ آخری زمانہ میں مسیح موعود کے واسطے آپ کی زبان سے نبی اللہ کا لفظ نکلوا دیا اور اس طرح پر نہایت حکمت اور بلاغت سے دو متضاد باتوں کو پورا کیا اور موسوی سلسلہ مماثلت بھی قائم رکھی اور عظمت اور نبوت آنحضرتؐ بھی قائم رکھی۔"

(الحکم ۱۷ اپریل ۱۹۰۳ء صـ۹)

ہم نہیں سمجھتے کہ اسکے بعد "پیغام صلح" کیا ثابت کرنا چاہتا ہے کہ وہ کہتا ہے کہ

"اس پر انشاء اللہ ایک
مبسوط مقابلہ (مقالہ) میں روشنی
ڈالی جائے گی۔"

غرض ہے کہ پچاس سال سے مقالوں۔ کتابوں اور ٹریکٹوں میں آپ اس پر روشنی ڈالتے چلے ہیں ہم نے تو دیکھا ہے کہ آپ اندھیرا ہی بڑھاتے چلے آئے ہیں۔ جماعت مسیح موعود کو صراط مستقیم سے بھٹکانے کی کوشش کرتے آئے ہیں مگر کیا بنا ہے؟ احمدیت کا قافلہ چلتا ہی رہا ہے۔ ٭

تحریکِ وصیّت - جماعت احمدیہ کا مستقل مالی نظام

از مکرم مولوی محمد احمد صاحب جلیل ربوہ

ہر پائیدار تنظیم کے لئے منجملہ اور لوازم کے مضبوط مالی بنیاد پر قائم ہونا ضروری ہے خواہ کوئی دنیاوی سوسائٹی ہو یا کوئی مذہبی تحریک یا علمی انجمن ہو۔ جب تک وہ مالی لحاظ سے منظم نہ ہو۔ اس کا زیادہ دیر تک قائم رہنا ممکن نہیں اور نہ ہی اپنے دائرہ عمل اور حلقہ اثر کو زیادہ وسیع کر سکتی ہے۔ اس دارالاسباب اور انسانی جدوجہد کی رزمگاہ میں ایک ایسا طبعی اصول اور اٹل قانون ہے۔ جس میں کوئی استثناء نہیں۔ حتیٰ کہ انبیاء علیہم السلام بھی مستثنیٰ نہیں۔ حالانکہ ان کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی خاص تائید اور نصرت شامل حال ہوتی ہے اور ان کی کامیابی الٰہی مشیت اور تقدیر مبرم ہوتی ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے

کتب اللہ لاغلبن انا و رسلی

کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں کا اپنے مشن میں کامیاب ہونا اور انجام کار اپنے مخالفین پر غالب آنا یقینی اور قطعی ہوتا ہے۔ اس حتمی فیصلہ کے باوجود انبیاء کی روحانی تحریکیں اور دینی جماعتیں بھی اقتصادی ذرائع سے بالا اور مالی وسائل سے مستغنی نہیں ہوتیں یہی وجہ ہے کہ انبیاء کرام اپنے متبعین کو اخلاق کی اصلاح اور روحانی پاکیزگی کی تعلیم دینے کے ساتھ ساتھ یا ایھا الذین اٰمنوا انفقوا مما رزقناکم کی تلقین کرنا بھی ضروری سمجھتے رہے ہیں بلکہ اللہ تعالیٰ مالی قربانی کو اخلاص کے لئے معیار اور روحانی ترقی کا مدار قرار دیتے ہوئے قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ لن تنالوا البر حتیٰ تنفقوا مما تحبون غرضیکہ کسی تحریک کا مالی نظام جس قدر مستحکم ہوگا اسی نسبت سے اس کی کامیابی اور ترقی یقینی۔ پائیدار اور وسیع ہوگی ولن تجد لسنۃ اللہ تبدیلا۔

اسلام کے دورِ اول میں جبکہ مسلمانوں کے لئے جہاد بالسیف اور حکمرانی مقدر تھے اس زمانہ میں مالی ضروریات فراہم کرنے کے لئے زکوٰۃ اور عشر کی مستقل آمدنی کے ساتھ طوعی صدقات اور ہنگامی چندوں کا سلسلہ بھی جاری تھا۔ اس کے علاوہ خراج نے اور اموال غنیمت کا خمس وغیرہ محاصل کی بڑی بڑی مدات تھیں۔ جن سے تبلیغ تعلیم و تربیت اور جماعتی نظم و نسق اور اعلائے کلمۃ اللہ کے فرائض سرانجام پاتے۔ اور ہر قسم کی دینی اور قومی ضروریات ان اموال سے پوری ہوتیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور خلفائے راشدین کے زمانہ کی تاریخ پر سرسری نظر ڈالنے سے معلوم ہو سکتا ہے کہ اس عہد کی کامرانیوں میں اسلام کی روحانی قوت اور مسلمانوں کی سرفروشانہ مساعی کے ساتھ اس مضبوط مالی نظام کا بھی بڑا بھاری دخل تھا۔ فیج اعوج کے زمانہ میں جب نام نہاد خلفاء اور مستبد ملوک کے ہاتھوں اسلامی بیت المال کا بیشتر حصہ دینی کاموں کی بجائے ان کے ذاتی تسلط کے استحکام اور ان کی ہوس رانی پر صرف ہونے لگا اور اسلام کی ترقی کی رفتار سست پڑ گئی۔ تو روحانی اصلاح اور اعلائے کلمۃ اللہ کے کام کے لئے اللہ تعالیٰ نے مجددین کا سلسلہ جاری کر دیا مگر چونکہ ان کے وسائل محدود تھے۔ اور بیت المال ان کے حیطۂ اختیار میں نہیں تھا اس لئے ان کی دینی خدمات کا دائرہ اور ان کے اثر و نفوذ کا حلقہ بھی محدود رہا۔

اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے دور میں ارشاد خداوندی ھوالذی ارسل رسولہ بالھدیٰ و دین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ کے مطابق اس کا تمام ادیان باطلہ سے مقابلہ ضروری تھا۔ اور اکناف عالم میں دین حق کی اشاعت مقدر تھی اور ساتھ ہی علم الٰہی میں یہ امر بھی تھا کہ اشاعت اسلام کا یہ کام حکومتی ذرائع سے نہیں ہوگا بلکہ خالص جمالی رنگ میں تبلیغی جدوجہد کے ذریعہ انجام پائے گا اور اس عظیم الشان کام کے لئے لاکھوں کروڑوں روپے درکار ہوں گے۔ صرف زکوٰۃ یا ہنگامی چندے اس کے لئے قطعاً ناکافی ہیں۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ کے مامور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاتھ سے وصیت کے نظام کی بنیاد رکھوا دی۔ جس نے سلسلہ کی مالی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے مستقل خزانہ کا کام دینا تھا۔ چنانچہ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ وہ اس سلسلہ کو ترقی دے گا۔ اس لئے امید کی جاتی ہے کہ اشاعت اسلام کے لئے ایسے مال بھی بہت اکٹھے ہو جائیں گے۔ اور ہر ایک امر جو مصالح اشاعت اسلام میں داخل ہے۔ جس کی اب تفصیل کرنا قبل از وقت ہے۔ وہ تمام امور ان اموال سے انجام پذیر ہوں گے ..... مجھے اس بات کا غم نہیں کہ یہ اموال کیونکر جمع ہونگے اور ایسی جماعت کیونکر پیدا ہوگی جو ایمانداری کے جوش سے یہ مردانہ کام دکھلائے۔ بلکہ مجھے یہ فکر ہے کہ ہمارے زمانہ کے بعد وہ لوگ جن کے سپرد ایسے مال کئے جائیں وہ کثرت مال کو دیکھ کر ٹھوکر نہ کھاویں۔" (الوصیت)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ان پُرشوکت کلمات سے جہاں نظام وصیت کی کامیابی پر آپ کا کامل یقین ظاہر ہو رہا ہے۔ وہاں یہ بھی ظاہر ہے کہ آپ نے سلسلہ کی تمام ضروریات اور ہر قسم کے دینی کاموں کی سرانجام دہی کے لئے وصیت کے اموال کو مکتفی قرار دیا ہے۔ حتیٰ کہ آپ فرماتے ہیں کہ ایسے کام جو آئندہ پیدا ہوں گے۔ اور اس وقت ان کا ذکر کرنا قبل از وقت ہے۔ وہ بھی وصیت کے اموال سے تکمیل پائیں گے۔

اب ہمارے لئے قابل غور امر یہ ہے کہ آج جبکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو تحریک وصیت جاری فرمائے نصف صدی سے زیادہ مدت گزر چکی ہے۔ کیا ہم اپنی ذمہ داری کو ادا کر رہے ہیں۔ اور کیا ہم نے نظام وصیت کو اس حد تک اختیار کر لیا ہے کہ اس کے ذریعہ سے جمع شدہ اموال اشاعت اسلام سے متعلقہ تمام امور کے لئے کافی ہوں۔ اور کیا اس طویل عرصہ میں ہم نے خدا کے مامور کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے آپ کی اس امید کو پورا کرنے کی کما حقہ کوشش کی ہے کہ "امید کی جاتی ہے کہ اشاعت اسلام کے لئے ایسے مال بہت اکٹھے ہو جائیں گے" حقیقت یہ ہے کہ جماعت نے بحیثیت مجموعی اس بارہ میں اپنا فرض پوری طرح ادا نہیں کیا۔ اور نظام وصیت کو جس قدر اہمیت حاصل ہے۔ اس کی طرف اتنی توجہ نہیں دی گئی۔ کیونکہ پاکستان اور بیرونی ممالک میں جماعت احمدیہ کی تعداد خدا تعالیٰ کے فضل سے لاکھوں تک پہنچ چکی ہے۔ لیکن وصیت کرنے والوں کی کل تعداد ۱۵-۱۶ ہزار سے زیادہ نہیں جو قطعاً تسلی بخش نسبت نہیں۔

اللہ تعالیٰ کے بے شمار احسانات اور افضال جو اس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ اور آپ کے طفیل جماعت احمدیہ پر فرمائے ہیں۔ ان میں سے ایک نہایت ہی عظیم الشان احسان تحریک وصیت ہے۔ اس پُرحکمت نظام کی سہ گونہ برکات ہیں۔

اول یہ وصیت کرنے والے مخلصین جماعت کے لئے فلاح اخروی اور یقینی جنت کی بشارت کا حامل ہے۔ حضرت اقدس فرماتے ہیں:۔

"ایک جگہ مجھے دکھلائی گئی اور اس کا نام بہشتی مقبرہ رکھا گیا اور ظاہر کیا گیا کہ وہ ان برگزیدہ جماعت کے لوگوں کی قبریں ہیں جو بہشتی ہیں"۔

ایک مومن کے لئے اس سے بڑھ کر خوشی کی اور کیا بات ہو سکتی ہے۔ کہ اسے زندگی ہی میں رضائے الٰہی اور خاتمہ بالخیر کا یقین حاصل ہو جائے۔ اسی کا نتیجہ ہے کہ جو مخلصین اس تحریک میں شامل ہوتے ہیں۔ وہ جس ذوق و شوق اور بشاشت قلبی کے ساتھ وصیت کے ماتحت مالی قربانی کرتے ہیں۔ وہ دنیا میں عدیم المثال ہے۔ کسی متمدن سے متمدن اور تربیت یافتہ قوم کے افراد اس فراخ دلی اور بشاشت کے ساتھ جماعتی محاصل اور ملکی ٹیکس ادا نہیں کرتے جس طرح نظام وصیت میں منسلک ہونے والے احمدی کرتے ہیں۔

دوم وصیت میں شامل ہونے والے اپنی ہر قسم کی آمدنی کے دسویں سے تیسرے حصہ تک سلسلہ کو ادا کرتے ہیں۔ یہ اتنی بڑی قربانی ہے کہ اگر جماعت کی اکثریت اس پر کاربند ہو جائے تو اس سے سلسلہ کی تمام ضروریات بخوبی پوری ہو سکتی ہیں۔ اور نظام جماعت کے تمام شعبوں کو چلانے کے لئے ایک بھاری فنڈ قائم ہو سکتا ہے۔

سوم سلسلہ کو وصیت میں ملنے والی جائدادوں سے آہستہ آہستہ باقاعدہ آمدنی کا ایک مستقل ذریعہ حاصل ہو جائے گا۔ اگر خدانخواستہ کسی وقت ایسے حالات پیش آ جائیں کہ حصہ آمد یا دوسرے چندوں میں کوئی روک یا کمی واقع ہو جائے۔ تو بھی ان جائدادوں کے محاصل پر سلسلہ کا کام چلانے کے لئے انحصار کیا جا سکتا ہے۔ اور اشاعت اسلام کے کام میں رخنہ یا کمزوری پیدا ہونے کا احتمال نہیں رہتا۔

اللہ تعالیٰ کی لطیف تحویل میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اس نے جب رسالہ الوصیت میں قدرت ثانیہ میں نظام خلافت کی بنیاد رکھی تو اسکے ساتھ ہی آنے والے خلفاء کے زمانہ میں سلسلہ کی مالی ضروریات کو فراہم کرنے اور خلافت کے کام کو چلانے کے لئے وصیت کے نظام

ڈال دی اور دونوں کو دائمی قرار دے کر آپس میں وابستہ اور لازم و ملزوم کر دیا۔

ممکن ہے کہ وصیت کی اس بابرکت تحریک میں حصہ لینے کی طرف پوری توجہ نہ ہونے کی ایک وجہ یہ ہو کہ بعض لوگوں کا خیال ہو کہ وصیت کی تحریک طوعی ہے اس لئے اس میں شامل ہونا ضروری نہیں۔ لیکن وصیت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے جو وعدے و بشارات وابستہ ہیں ان کا علم ہوتے ہوئے کوئی شخص اسے غیر ضروری نہیں سمجھ سکتا۔ رسالہ الوصیت کا غور سے مطالعہ کرنے والے ہر مخلص احمدی کے دل میں یہ احساس پیدا ہونا لازمی ہے کہ اس نعمت غیر مترقبہ سے ایک دن بھی پیچھے رہنا بہت بڑی محرومی ہے۔ پس وصیت بظاہر طوعی ہوتے ہوئے بھی درحقیقت ہر مخلص احمدی کے لئے لازمی ہے۔

وصیت کی غیر معمولی اہمیت اس سے بھی واضح ہو جاتی ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام رسالہ الوصیت میں بہشتی مقبرہ کے متعلق فرماتے ہیں:-

"میں دعا کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ اس میں برکت دے اور اسی کو بہشتی مقبرہ بنا دے اور یہ جماعت کے پاک دل لوگوں کی خوابگاہ ہو جنہوں نے درحقیقت دین کو دنیا پر مقدم کیا۔"

اس کے ساتھ جب ہم شرائط بیعت کو دیکھتے ہیں تو سلسلہ احمدیہ میں داخل ہونے کی ابتدائی شرائط میں سے ایک یہ پاتے ہیں کہ ہر بیعت کرنے والا یہ اقرار اور عہد کرے کہ وہ دین کو دنیا پر مقدم کرے گا۔ اس شرط کو اور الوصیت کے مندرجہ بالا اقتباس کو ملحوظ رکھ کے غور کیا جائے تو اس نتیجہ پر پہنچنا ناگزیر ہے کہ ایک احمدی جو فی الواقع دین کو دنیا پر مقدم کرنا چاہتا ہے اور عہد بیعت کی شرائط پر قائم ہے۔ اس کے لئے وصیت کرنا ضروری ہے۔ چنانچہ حضرت اقدسؑ فرماتے ہیں:۔

"اعلیٰ درجہ کے مخلص جنہوں نے درحقیقت دین کو دنیا پر مقدم کیا ہے۔ دوسرے لوگوں سے ممتاز ہو جائیں گے اور ثابت ہو جائے گا کہ بیعت کا اقرار انہوں نے پورا کر کے دکھلا دیا اور اپنا صدق ظاہر کر دیا ہے۔"

اس جگہ اس شبہ کا ازالہ بھی مناسب ہوگا کہ شاید بعض لوگ یہ سمجھتے ہوں کہ تحریک جدید، وقف جدید اور جلسہ سالانہ وغیرہ کے چندوں کی دوسری تحریکات وصیت کی تحریک کی طرف جماعت کے توجہ کرنے میں ایک حد تک روک ہیں۔ یہ خیال اس لئے درست نہیں کہ وصیت کی تحریک کی بنیاد ۱۹۰۵ء میں پڑی اور دوسرے چندوں کی تمام تحریکات بہت بعد میں خلافت ثانیہ میں شروع ہوئیں۔ اگر جماعت کثرت سے نظام وصیت پر عمل پیرا ہو جاتی اور اس سے سلسلہ کی مالی ضروریات پوری ہو جاتیں تو دوسری تحریکات کی ضرورت ہی پیش نہ آتی۔ یہ تمام تحریکیں دراصل وصیت نہ کرنے والوں کی کمی پورا کرنے کے لئے بطور معاون ہیں تاکہ جماعت کے قیام کے اصل مقصد یعنی اشاعت اسلام کے کام میں روک نہ پیدا ہو چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نظام نو میں صراحت سے تحریر فرمایا ہے کہ تحریک جدید وصیت کے وسیع تر نظام کا ایک حصہ ہے اور اس اصل نظام کے قیام کے لئے بطور ارہاص اور پیش خیمہ ہے۔ چنانچہ حضور فرماتے ہیں:۔

"یہ نظام جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پیش فرمایا ہے، ایک دن قائم ہو کر رہے گا۔ زمین و آسمان ٹل سکتے ہیں مگر خدا تعالیٰ کی باتیں ٹل نہیں سکتیں۔"

پھر فرماتے ہیں:۔

"ابھی موجودہ آمد مرکز کو بھی صحیح طور پر چلانے کے قابل نہیں۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں تحریک جدید کا القاء فرمایا ...... تاکہ اس وقت تک کہ وصیت کا نظام مضبوط ہو۔ اس ذریعہ سے جو مرکزی جائیداد پیدا ہو اس سے تبلیغ احمدیت کو وسیع کیا جائے۔"

(نظام نو صفحہ ۱۰۹ تا ۱۱۱)

پس احباب جماعت کو یہ امر ہمیشہ مدنظر رکھنا چاہیئے کہ اصل اور دائمی مالی نظام جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جماعت احمدیہ کے لئے قائم کیا ہے وہ وصیت کا نظام ہے۔ اس کی حیثیت اور شان کے مطابق اس تحریک کو اہمیت دینا ہر مخلص احمدی کا نصب العین ہونا چاہیئے۔ افراد جماعت جتنی جلدی اور جس قدر وسعت کے ساتھ نظام وصیت میں منسلک ہوں گے۔ اسی قدر سلسلہ کی مالی بنیادوں کو مضبوط کرنے کا موجب اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے منشاء کو پورا کرنے والے ہوں گے۔ اور اللہ تعالیٰ کے اس وعدہ کو قریب تر لانے والے ہوں گے کہ

"بخرام کہ وقت تو نزدیک رسید
و پائے محمدیاں برمنار
بلند تر محکم افتاد"

ربوہ

ربوہ کیا ہے؟ ایک نگر ہے — اور نگر بھی نیک نگر ہے
علم یہاں ہے اور عمل بھی — رنگ اور بو بھی پھول اور پھل بھی
نظم و جماعت اس نگری میں — سمع و طاعت اس نگری میں
حکمت حرکت اس نگری میں — رحمت برکت اس نگری میں
پابندی ہے پامردی ہے — ہمجنسی ہے ہمدردی ہے
امن و اماں ہے اس نگری میں — اطمینان ہے اس نگری میں
فیض کے ساماں اس نگری میں — نیکی احساں اس نگری میں
درد کا درماں اس نگری میں — مشکل آساں اس نگری میں
دین و ایماں اس نگری میں — اور مسلماں اس نگری میں
یکساں انساں اس نگری میں — انساں انساں اس نگری میں
سکھ ہی سکھ ہے اس نگری میں — دکھ بھی سکھ ہے اس نگری میں
جس کا گھر ہے اس نگری میں — کس کا ڈر ہے اس نگری میں
اس نگری میں نگری والا — نگری والوں کا رکھوالا
باغ کا مالی باغ کا والی — باغ کی کرتا ہے رکھوالی
بوٹا بوٹا ڈالی ڈالی — پھول اور پھل لالی ہریالی
اس نگری کے باسی سارے — مسلم مومن عابد پیارے
ساجن میرا اس نگری میں — تن من میرا اس نگری میں

ربوہ کیا ہے؟ ایک نگر ہے
اور نگر بھی نیک نگر ہے

صوفی نذیر محمد نورپوری تحصیل

خدمت دین کے لئے جنون کی ضرورت ہے
ایک جماعت کے سیکرٹری مال کی مثال

مکرمی مرزا محمد شفیع صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ چونڈہ ضلع سیالکوٹ تحریر فرماتے ہیں کہ "آپ کی چٹھیاں ۲۹ رمضان کی دعائیہ فہرست موصول ہوئیں رفقاء کو مسجد میں جمعہ میں بھی پڑھ کر سنائیں اور ایک دو دوستوں کو بھی دیں۔ ایک اپنے پاس ہے جو فرداً فرداً مجاہدوں کو پڑھ کر سناتا ہوں اور کوشش کر رہا ہوں کہ اسی طرح سے کچھ وصول ہو جائے۔" قارئین کرام سے ان کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ یہ صاحب ضعیف العمر اور کانوں سے معذور ہونے کے باوجود سلسلہ کا کام دیوانہ وار کرتے ہیں۔ جزاھم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔

(وکیل المال تحریک جدید۔ ربوہ)

شیخ محمد احمد صاحب پانی پتی مرحوم

بعض قابل ذکر اوصاف اور ایک امتیازی شرف

(مسعود احمد خان دہلوی)

(۲)

عربی علوم کی تحصیل اور ایک خاص واقعہ

سنہ ۱۹۱۲ء میں محترم شیخ محمد اسمٰعیل صاحب پانی پتی اپنے اس ہونہار بچے کو حالی مسلم ہائی سکول پانی پت سے اٹھا کر قادیان کے مدرسہ احمدیہ میں داخل کرا آئے تاکہ بچہ عربی علوم میں دسترس حاصل کرنے کے بعد دین کی خدمت کرنے کے قابل ہو سکے۔ قادیان سے واپسی پر آپ انبالہ میں رونا عبد الحمید صاحب انسپکٹر تعلیمات سے ملے انہوں نے دریافت کیا شیخ صاحب کیسے آنا ہوا۔ آپ نے کہا محمد احمد کو قادیان کے مدرسہ احمدیہ میں داخل کرا کے واپس آ رہا تھا میں نے سوچا کہ راستے میں آپ سے بھی ملتا چلوں رونا صاحب کہنے لگے یہ کیا غضب کیا، محمد احمد مولوی فاضل پاس کر کے کھائے گا کہاں سے۔ محترم شیخ صاحب نے فرمایا رونا صاحب! آپ تسلی رکھیں اس کی ملازمت کے لئے میں آپ کے پاس سفارش کرانے نہیں آؤں گا۔ خدا اس کا جو رازق ہے وہ خود اسکو اپنے پاس سے رزق دے گا"

رونا صاحب کو کیا معلوم تھا کہ محمد احمد عربی کا علم حاصل کر کے کس اوج اقبال کو پہنچنے والا ہے۔ قادیان میں اسے حضرت ام المومنین رضی اللہ تعالےٰ عنہا کی سرپرستی نصیب ہوئی اور آپ کی دعاؤں توجہ اور خاص شفقت کے باعث خدا نے محمد احمد کے تھوڑے سے علم میں بھی وہ برکت ڈالی کہ اس نے ملازمت سے مستغنی رہ کر عربی تالیفات کے تراجم کے میدان میں وہ کارہائے نمایاں سرانجام دیا کہ جو بجا طور پر فخر کا باعث ہے۔ اس نے اسلامی تاریخ و سوانح کی بیسیوں عربی کتب کو اردو کے قالب میں اس خوبی سے ڈھالا کہ برصغیر پاک و ہند کے علمی اور ادبی حلقوں میں ایک شور پڑ گیا اور انہوں نے یک زبان ہو کر اسے خراج تحسین پیش کیا۔ عربی میں دسترس اور فن ترجمہ میں کمال درجہ مہارت کی بدولت اس کا نام اس درجہ روشن ہوا کہ اس نے قلم کے زور پر نہ صرف اپنی ذات کے لئے روزی پیدا کی بلکہ بفضلہٖ تعالےٰ پورے گھر کے لئے سہارا بنا۔ پھر خدا نے رونا عبد الحمید صاحب کو اتنی زندگی دی کہ وہ ان کی سفارش اور ملازمت سے مستغنی محمد احمد کی شہرت کو خود اپنی آنکھوں سے دیکھ کر فوت ہوئے۔

ایک غیر معمولی وصف

اللہ تعالےٰ نے شیخ محمد احمد صاحب کو بہت سے اوصاف سے متصف فرمایا تھا یہی وجہ ہے وہ اپنے حلقہ احباب میں ہر دلعزیز ہی نہ تھے بلکہ ان کا ہر دوست انہیں جان سے زیادہ عزیز سمجھتا تھا نیکی و شرافت، تقویٰ و طہارت، صبر و غنا اور انتھک محنت کے اوصاف ان میں اس قدر غالب تھے کہ جس کو بھی ان کو قریب سے دیکھنے کا موقع ملتا ان کا گرویدہ ہو جاتا ایک بہت بڑی خوبی جو اُن میں بدرجۂ اتم پائی جاتی تھی وہ ان کا یہ اصول تھا کہ انسان اس جہانِ ناپائیدار میں ظالم بن کر نہیں بلکہ مظلوم ہو کر زندگی گزارے۔ نہ صرف اس امر کا خاص خیال رکھتے تھے کہ اُن کی زبان یا قلم یا کسی فعل سے کسی فرد بشر کو کبھی کوئی تکلیف نہ پہنچے بلکہ وہ دوست اور دشمن سب کے ساتھ یکساں بھلائی کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھتے تھے۔ جہاں تک مظلوم ہو کر زندگی بسر کرنے کا تعلق ہے اس پر وہ اپنی مختصر سی زندگی میں اس قدر سختی سے کاربند رہے اور اس پر کاربند ہونے میں انہوں نے وہ استقامت دکھائی کہ بعض اوقات یہ گمان ہونے لگتا کہ یہ نحیف و زار جسم گوشت پوست کا نہیں (بلکہ یوں کہنا چاہیئے کہ ہڈیوں اور کھال کا نہیں کیونکہ گوشت تو جسم پر تھا ہی برائے نام) بلکہ فولاد کا بنا ہوا ہے جو ہر دکھ اور ہر تکلیف، ہر زیادتی اور ہر حق تلفی کو کوئی اثر ظاہر کئے بغیر جھیلتا چلا جاتا ہے اور اُف تک نہیں کرتا قدرت نے اس معاملہ میں ان کی استقامت آزمانے کے لئے بعض امتحان اور ابتلاء پیدا کئے اور وہ ہر امتحان میں سے ہنسی خوشی گزرتے چلے گئے اس پر لطف یہ کہ جن لوگوں سے تکلیف پہنچی کبھی ان کے خلاف حرف شکایت زبان پر نہیں لائے۔ وہ ہر ایسی بات کو خدا پر چھوڑ دینے کے قائل تھے اور اسی میں راحت محسوس کرتے تھے میں سمجھتا ہوں ان کا یہ وصف ہی (جیسا کہ میں آگے چل کر بیان کروں گا) ان کے لئے مغفرت کا باعث بنا اور جس رنگ میں ان کی وفات ہوئی اس پر بعض لوگوں نے رشک کا اظہار کیا۔

تعلق خاطر اور اس کی چند مثالیں

مجھے اس بات پر فخر ہے کہ ان کے تمام دوستوں میں سے میرے ساتھ ان کے مراسم محض دوستانہ ہی نہیں بلکہ برادرانہ تھے ہرچند کہ وہ مجھ سے عمر میں کافی چھوٹے تھے تاہم میں ان کی پاک باطنی کی وجہ سے ان کا اپنے دل میں بزرگوں کی طرح احترام کرتا تھا۔ وہ خود مجھ کو بہت عزیز رکھتے تھے اور اس طرح پیش آتے تھے کہ گویا وہ مجھے اپنا حقیقی بھائی تصور کرتے ہیں۔

مجھے جب بھی لاہور جانے کا اتفاق ہوتا ان کے ہاں ہی قیام کرتا۔ دن تو کام کاج میں گذر جاتا صرف رات کو سونے کے لئے ان کے ہاں موجود ہوتا۔ نماز عشاء کے بعد دیر تک مجلس گرم رہتی علمی موضوعات پر تبادلۂ خیالات ہوتا اور بعض اوقات گفتگو اس قدر طول پکڑ جاتی کہ رات کا ایک بج جاتا۔ حتیٰ کہ ان کے والد محترم جناب شیخ محمد اسمٰعیل صاحب پانی پتی کو ٹوکنا پڑتا کہ رات بہت ہو گئی ہے اب آپ لوگ آرام کریں تاکہ صبح نماز کے وقت پر بیدار ہو سکیں۔ یہ ملاقاتیں میرے لئے بہت ازدیاد علم اور استفادہ کا موجب ہوتیں اور میں ان کی علم دوستی اور مطالعہ کی وسعت سے مرعوب ہوئے بغیر نہ رہتا مزاج اس قدر پاکیزہ تھا کہ بے تکلفانہ گفتگو میں بھی میں نے کبھی کوئی غیر ثقہ لفظ ان کی زبان سے نہیں سنا۔ کسی لطیف بات پر ایک معصوم مسکراہٹ کے سوا کوئی اور اثر چہرے پر ظاہر نہ ہونے دیتے بے انتہا محبت اور خلوص کے ساتھ ملتے تھے جب بھی میں ان کے ہاں جاتا اس قدر خوشی کا اظہار کرتے کہ گویا دل باغ باغ ہوا جاتا ہے ایک دفعہ ان کے والد محترم نے بتایا کہ محمد احمد کو آپ کا بہت انتظار رہتا ہے اور عجیب اتفاق ہے کہ جس دن یہ کہتے ہیں کہ بہت عرصہ ہو گیا مسعود صاحب نہیں آئے آپ اسی روز آ جاتے ہیں۔ کئی بار ایسا اتفاق ہو چکا ہے۔ ایک دفعہ جب میں ربوہ سے لاہور گیا اور عصر سے کچھ پہلے ان کے گھر پہنچا تو محمد احمد صاحب مجھے دیکھ کر بہت ہی خوش ہوئے اور کہنے لگے میں آپ کا انتظار ہی کر رہا تھا۔ میں نے حیرت سے پوچھا کیسے؟ اس حال میں کہ چہرہ خوشی سے چمک رہا تھا بولے ابھی تھوڑی دیر پہلے میں دوپہر کا کھانا کھا کر لیٹا ہی تھا کہ اونگھ آ گئی اور نیم بیداری کی حالت میں دیکھا کہ آپ آئے ہیں اور آپ کے آنے پر میں خوشی کا اظہار کر رہا ہوں اس کے بعد میں فوراً ہی بیدار ہو گیا اور سوچنے لگا کہ شاید آپ آج ہی آ جائیں سو الحمد للہ آپ آ ہی گئے۔

بعض دیگر اوصاف

الغرض جس قدر قریب سے ان کو دیکھنے کا موقعہ مجھے ملا ان کے دوستوں میں سے اور کسی کو نہیں ملا ہو گا۔ مسلسل کئی کئی دن ان کے ساتھ رہنے کا اتفاق ہوا خلوت اور جلوت میں انہیں دیکھا اور ہر لحاظ سے انہیں ایک قابل رشک نوجوان پایا۔ میں اس امر کا عینی شاہد ہوں کہ پانچوں نمازیں نہایت باقاعدگی سے ادا کرتے اور اپنے اس معمول میں کبھی فرق نہ آنے دیتے اسی طرح راست گفتاری کا یہ عالم تھا کہ سچ بولنے میں انہیں کتنی ہی تکلیف کیوں نہ اٹھانی پڑے وہ سچ بات کہنے سے کبھی نہ ہچکچاتے تھے۔ بچپن سے لے کر (جس کا ایک واقعہ میں اوپر بیان کر آیا ہوں) آخر دم تک انہوں نے اس خوبی کو پورے عزم و ہمت اور تعہد کے ساتھ نبھایا۔ پھر نہایت درجہ متواضع طبیعت پائی تھی اکرام ضیف کا ایسا شاندار مظاہرہ کرتے کہ نووارد مہمان بھی جذبات تشکر سے لبریز ہو کر پہلی ملاقات میں ہی ان کا گرویدہ اور دلی دوست بن جاتا۔ یہی وجہ ہے کہ بہت خاموش طبع اور کم گو ہونے کے باوجود ان کا حلقہ احباب بہت وسیع تھا احمدیت کی روح کو خوب سمجھتے تھے اور اس کے مطابق زندگی بسر کرنے کی پوری کوشش کرتے تھے اور اپنی اس کوشش میں بہت حد تک کامیاب بھی تھے۔ کمزور صحت اور مالی فتحا نیز تالیفی اور تصنیفی مصروفیات کے باوجود خدام الاحمدیہ کی سرگرمیوں میں ہمیشہ ہی بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی کوشش کی۔ الغرض بہت دیندار اور مخلص نوجوان تھے اور خدا نے انہیں بہت نافع اور مفید وجود بنایا ہوا تھا۔ آپ ...

محترم مرزا مہتاب بیگ صاحب کی تشویشناک علالت اور درخواست دعا

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی محترم مرزا مہتاب بیگ صاحب کی حالت اب بہت تشویشناک ہے۔ ورم پاؤں اور پیٹ وغیرہ کے علاوہ اب چہرہ پر بھی ہے۔ جملہ افراد خاندان صحابہ کرام درویشان کرام سے خاص طور پر مرزا صاحب موصوف کی صحت کاملہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(مسعود احمد کاتب۔ از ربوہ)

وفات سے قبل عظیم الشان بشارت

یہ امر بھی ان کی خوش نصیبی پر دال ہے کہ خدا تعالیٰ نے ان کی وفات سے چند گھنٹے قبل انہیں ایک عظیم بشارت سے نواز کر موت کی گھڑیوں کو ان کے لئے خوش اٰئند اور آرام دہ بنا دیا۔ ۸ اور ۹ جنوری ۱۹۶۲ء کی درمیانی شب انہوں نے میو ہسپتال لاہور میں وفات سے دو گھنٹے قبل خواب میں دیکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ایک خادمہ کے ہاتھ ایک سفید چادر ان کے لئے بھیجی ہے اور فرمایا ہے کہ اس چادر کے سایہ میں آجاؤ گے تو میرے پاس پہنچ جاؤ گے اور اگر یہ چادر جل گئی تو بھی تمہارے میرے پاس پہنچنے میں کوئی چیز روک نہ بن سکے گی۔ مراد یہ تھی کہ تمہارا وفات پا جانا ایک تقدیر مبرم ہے جو بہر حال پوری ہو کر رہے گی لیکن وفات کے بعد تم جنت میں جاؤ گے کیونکہ خدا نے تمہاری مغفرت فرما دی ہے یہ بہت بڑی بشارت تھی جو اس دنیا سے رخصت ہوتے وقت انہیں ملی۔

بیدار ہوتے ہی انہوں نے اپنے برادر اصغر مبارک محمود صاحب پانی پتی کو جو اس وقت اکیلے ہی ان کے پاس تھے اپنا یہ خواب سنایا اور بڑے اطمینان کے عالم میں ان سے کہا کہ میرا آخری وقت آن پہنچا ہے اور اب میں جلد ہی اپنے مولیٰ کے حضور حاضر ہونے والا ہوں۔ مبارک محمود صاحب نے کہا خواب تعبیر طلب ہوتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ آپ کو صحت عطا کرے گا اور اس دنیا میں ہی آپ کو بہت عزت دے گا۔ انہوں نے کسی قسم کی گھبراہٹ کا اظہار کئے بغیر بہت تسلی اور اطمینان کی حالت میں پھر کہا نہیں، یہ میری آخری رات ہے اور اب میں اس دنیا سے کوچ کرنے والا ہوں۔ اس کے دو گھنٹے بعد چار بجے صبح پھر سانس کا دورہ پڑا اور سوا چار بجے کے قریب اس حال میں کہ وہ مبارک محمود صاحب سے بقائمی ہوش وحواس باتیں کر رہے تھے ان کی روح قفسِ عنصری سے پرواز کر گئی۔ چلتے چلتے انہوں نے اپنے والدین کو جن کی خدمت کرنے میں انہوں نے کوئی کسر اٹھا نہ رکھی تھی السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہا اور پھر علی الترتیب خاکسار اور برادرم خورشید احمد صاحب اسسٹنٹ ایڈیٹر الفضل کو یاد فرمایا اور سلام پہنچانے کی وصیت کی اور اسی عالم میں نہایت درجہ سکون اور اطمینان کے ساتھ کسی قسم کی گھبراہٹ یا اضطراب کا اظہار کئے بغیر جان جان آفریں کے سپرد کر دی انا للہ وانا الیہ راجعون۔

ایک ایسی موت جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ایک عظیم الشان بشارت ملنے کے بعد وقوع میں آئی فی الواقع ایک قابل رشک موت تھی اسی لئے محترم جناب ملک غلام فرید صاحب ایم اے ایڈیٹر تفسیر القرآن انگریزی نے شیخ محمد احمد صاحب پانی پتی مرحوم کی وفات پر ان کے والد محترم جناب شیخ محمد اسمٰعیل صاحب پانی پتی کی خدمت میں تعزیت کا جو یادگار خط لکھا اس میں محمد احمد کی موت کو ایک قابل رشک موت قرار دیتے ہوئے تحریر فرمایا:-

"اگر ابن آدم اپنے بھائی کے غم کو تقسیم کر سکتا تو خدا کی قسم میں آپ سے آپ کا غم تقسیم کر لیتا۔ مجھے محمد احمد کی بے وقت موت کا نہایت دکھ ہے اس لئے کہ ایک نیک، معصوم، لائق اور نہایت ہی مفید وجود ہمارے درمیان سے چلا گیا۔ اگر مجھے یہ یقین ہو جائے کہ میں مر کر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں پہنچ جاؤں گا تو خدا کی قسم میں اسی وقت مرنے کو تیار ہوں۔ کیسا خوش قسمت تھا محمد احمد کہ پاکوں کے سردار، نبیوں کے بادشاہ اور بنی آدم کے سالار نے وفات سے صرف دو گھنٹے پہلے اسے اپنے پاس بلا لیا۔ اس موت پر ہزار زندگیاں قربان"

محمد احمد واقعی ایک خوش بخت وخوش نصیب انسان تھا۔ جب وہ اس دنیا میں آیا تو سیدۃ النساء حضرت ام المومنین نور اللہ مرقدہا نے خود اپنے پاس سے کپڑوں کا جوڑا عطا فرما کر اسے برکت بخشی اور اس طرح اس نے اوّل دن سے ہی برکت اور رحمت کے سایہ تلے پرورش پائی اور جب اپنی حیات مستعار کے دن پورے کر کے اس جہان سے رخصت ہونے لگا تو خود سرور کونین فخر دو عالم حضور نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے خواب میں سفید چادر بھیج کر اسے اپنے دامن رحمت کے سایہ تلے جگہ دی۔ ایسے خوش بخت نوجوان کے نیک، معصوم، اور سعید الفطرت ہونے میں کیا شک ہو سکتا ہے وہ لاریب نیک فطرت اور فطری شرافت کا ایک زندہ مجسمہ تھا۔ جب تک زندہ رہا اس نے اپنی نیک فطرت اور فطری شرافت سے لوگوں کے دلوں کو مسخر کیا اور جب رخصت ہوا تو سینکڑوں انسانوں کو سوگوار بنا گیا۔ اس کے ہم مجلس، دوست اور احباب ہی نہیں بلکہ بعد میں آنے والے وہ لوگ بھی جو اس کی مترجمہ اور تالیف کردہ بیش قیمت کتابوں سے استفادہ کریں گے اس کی یاد پر محبت اور قبولیت کے پھول نچھاور کرتے رہیں گے۔ انشاء اللہ تعالےٰ!

خداوند رحیم وکریم بزرگ وبرتر سے دعا ہے

۲- کہ وہ محمد احمد کی روح پر بے شمار انوار وبرکات اور انعامات وافضال کی بارش برسائے اور اسے جنت الفردوس میں اپنے خاص مقام قرب سے نوازے اور اس کے درجات کو بلند فرماتا رہے۔ نیز اس کے ضعیف العمر والدین۔ اہلیہ اور دیگر اعزاء اقرباء جو سب غم سے نڈھال اور بے حد افسردہ وغمگین ہیں۔ اپنے فضل سے صبر جمیل کی توفیق بخشے اور دین ودنیا میں ان کا ہر طرح حافظ وناصر اور معین ومددگار ہو۔ آمین اللہم آمین:

نئے آئین کے تحت پارلیمنٹ کو وسیع مالی اختیارات حاصل ہوں گے

کاغذات نامزدگی اپریل کے پہلے ہفتے میں داخل کئے جائیں گے

(مسٹر عبدالقادر)

کراچی ۱۶ مارچ۔ وزیر خزانہ مسٹر عبدالقادر نے کہا ہے کہ نئے آئین کے تحت پارلیمنٹ کو مسودہ ہائے قانون ٹیکسوں اور اخراجات سے متعلق معاملات میں بہت وسیع اختیارات حاصل ہوں گے اور یہ کہنا غلط ہے کہ نئے آئین کے تحت قانون سازی کے اختیارات پارلیمنٹ کی بجائے انتظامیہ کے ہاتھوں میں ہوں گے

مسٹر عبدالقادر نے کہا ہے کہ پارلیمنٹ کی منظوری کے بغیر کوئی نیا ٹیکس نہیں لگایا جا سکے گا۔ اسی طرح پارلیمنٹ میں تمام بلوں کی منظوری بھی ضروری ہو گی۔ صدر کا کام صرف یہ ہو گا کہ انتظامیہ جو مالی بل تیار کرے اس کی منظوری کے لئے قومی پارلیمنٹ سے سفارش کر دے۔ آپ نے کہا کہ یہی طریق کار دوسرے ملکوں میں بھی اختیار کیا جاتا ہے اور سابق آئین میں بھی اس کی گنجائش موجود تھی

مسٹر عبدالقادر نے مرکزی کنسالیڈیٹڈ فنڈ کے اخراجات کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ اس کی تفصیل جاری کی جائے گی۔ مگر اس پر پارلیمنٹ سے ووٹ نہیں لئے جائیں گے۔ تاہم قومی اسمبلی کو بجٹ اور نئے خرچ پر ووٹ دینے کا اختیار ہو گا۔ آپ نے کہا کہ نئے آئین کے تحت صوبوں کو زیادہ اختیارات دئیے گئے ہیں اور اس کے ساتھ ہی ان کی ذمہ داریاں بھی بڑھ گئی ہیں۔

وزیر خزانہ نے خیال ظاہر کیا کہ نئے نظام کے تحت مرکزی سیکرٹریٹ کا خرچ کم ہو جائے گا اور صوبائی حکومتوں کے مصارف بڑھ جائیں گے۔ صوبوں کو مزید داخلی خود مختاری دینے کا یہ لازمی نتیجہ ہو گا۔ آپ نے کہا کہ ملک کے زرمبادلہ کی صورتِ حال اطمینان بخش ہے۔

نیا بجٹ

مسٹر عبدالقادر نے کل حیدر آباد پہنچ کر اخباری نمائندوں سے باتیں کرتے ہوئے کہا کہ میں ۱۹۶۲-۶۳ء کا بجٹ آئندہ جون کے اوائل میں نئی قومی اسمبلی میں پیش کروں گا

آپ نے کہا توقع ہے کہ کاغذات نامزدگی اپریل کے پہلے ہفتے میں داخل کر دئیے جائیں گے جس کے بعد ہی انتخابات منعقد ہوں گے۔ حکومت نے آئندہ انتخابات کے لئے بجٹ میں رقم پہلے ہی مخصوص کر دی ہے جس میں امیدواروں کو ووٹروں سے روشناس کرنے کے لئے جلسوں کے انتظام کا خرچ بھی شامل ہے۔

آپ نے کہا کہ سابق آئین کے تحت انتخاب کے اخراجات کم ہوں گے۔

سابق آئین کے تحت انتخابات کے خرچ کا اندازہ چھ کروڑ تھا۔ اب اس مد میں خرچ کا تخمینہ صرف چند لاکھ روپے ہے۔ بعد میں وزیر خزانہ نے بہاولپور کے شہریوں کے ایک نمائندہ اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اس میں کسی کو ذرا بھی شک نہیں ہونا چاہئیے کہ آئندہ انتخابات مکمل طور پر آزادانہ اور غیر جانبدارانہ ہوں گے۔

آپ نے کہا کہ بنیادی جمہوریتوں کے ارکان کا فرض ہے کہ وہ قومی اور صوبائی اسمبلیوں کے لئے اچھے اور محب وطن نمائندے منتخب کریں:

ضروری اعلان

مقررہ بجٹ فارموں میں ایک خانہ "ذریعہ آمد" کا ہے جس کا مقصد یہ ہے کہ متعلقہ فرد کی آمد مندرجہ بجٹ کی صحت کا اندازہ کیا جا سکے مقامی سیکرٹریان مال اس خانہ کو پُر کرتے وقت عام طور پر مناسب تفصیل درج نہیں کرتے مثلاً کسی شخص کا ذریعہ آمد محض ملازمت۔ کاروبار یا مزدوری لکھ دینا کافی نہیں ہے۔ ملازمت کی صورت میں محکمہ اور عہدہ۔ کاروبار کی صورت میں کاروبار کی نوعیت۔ اور مزدوری کی صورت میں مزدوری کی نوعیت لکھنی چاہئیے۔ تا اس سے آمد کی جانچ پڑتال میں امداد حاصل کی جا سکے

مقامی عہدیداروں کی خدمت میں گزارش ہے کہ نظارت بیت المال کے منشاء کو اچھی طرح سمجھ کر وہ تعاون فرمائیں اور انسپکٹران بیت المال بھی اس کی تعمیل فرمائیں۔

(ناظر بیت المال ربوہ)

"تعمیر مساجد ممالک بیرون صدقہ جاریہ ہے" (المصلح الموعود)

سیدنا حضرت اقدس خاتم الانبیاء محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد مبارک کے مطابق تعمیر مساجد میں حصّہ لینا صدقہ جاریہ کا حکم رکھتا ہے۔ اس سلسلہ میں جن مخلصین نے حصہ لیا ہے ان کی تازہ فہرست درج ذیل ہے۔ قارئین کرام سے ان سب کے لئے دعا کی درخواست ہے (پانچ روپیہ سے کم رقم کی اشاعت نہیں کی گئی)

۲۱	کارکنان وکالت مال تحریک جدید۔ ربوہ	۱۴—۲۸
۲۲	مکرم ملک فضل الرحمن صاحب میانوالی۔	۵—۰۰
۲۳	۔ " چوہدری ناصر احمد صاحب۔ سرائے عالمگیر ضلع گجرات	۲۳—۰۶
۲۴	" ماسٹر چراغ دین صاحب۔ بذریعہ مکرم حفیظ الرحمن صاحب حنیف۔ لاہور	۲۵—۰۰
۲۵	" عبدالغفور صاحب حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ	۱۴—۰۰
۲۶	احباب جماعت احمدیہ لائلپور بذریعہ مکرم شیخ محمد یوسف صاحب	۷—۰۰
۲۷	مکرم عبدالرزاق خانصاحب منڈی بھلروال ضلع گجرات	۱۰—۰۰
۲۸	" چوہدری مبارک احمد صاحب ریلوے اسٹیشن آباد ضلع جیکب آباد	۲۴—۰۰
۲۹	محترمہ مسرت بیگم صاحبہ میانی ضلع سرگودھا۔	۵—۰۰
۳۰	احباب جماعت احمدیہ چک ۱۱ چہور ضلع شیخوپورہ	۷۴—۵۰
۳۱	کارکنان صدر انجمن احمدیہ ربوہ	۶—۵۰
۳۲	مکرم قریشی عبدالغنی صاحب مرننگ لاہور	۱۰—۰۰
۳۳	" ماسٹر فضل الدین صاحب چک ۴۵ رڈ ضلع شیخوپورہ	۱۵—۰۰
۳۴	احباب جماعت احمدیہ ڈھاکہ مشرقی پاکستان بذریعہ مکرم ایم ایس حسن صاحب	۲۲—۵۴
۳۵	۔ مکرم سردار احمد صاحب پمپ آباد ضلع سیالکوٹ	۵—۰۰

(وکیل المال اوّل تحریک جدید۔ ربوہ)

ایک مخلص دوست کا قابل قدر نمونہ

مساجد ممالک بیرون کے لئے نامساعد حالات میں ۱۵۰/ روپے کا عطیہ

مکرم چوہدری عبدالغفور صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ جھنگ صدر اپنی تازہ چٹھی میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"میاں عبدالرحمن صاحب گھڑی ساز جھنگ صدر نے مساجد ممالک بیرون کے لئے مبلغ ۱۵۰/ روپیہ مقامی طور پر ادا کر دئے ہیں جو کہ دیگر چندہ کے ساتھ داخل خزانہ ربوہ ہو جائیں گے۔ انہوں نے یہ چندہ اپنی اہلیہ مبارکہ اختر صاحبہ کی طرف سے دیا ہے۔ میاں عبدالرحمن صاحب ایک نوجوان سلسلہ کے نہایت مخلص خادم ہیں۔ جنہوں نے والدین اور دیگر اقارب کی شدید مخالفت کے باوجود ۱۹۵۰ء میں سلسلہ حقہ میں شمولیت کی سعادت پائی اور سلسلہ کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں...... ان کا کاروبار عام گھڑیوں کی مرمت کا کام ہے۔ مگر سلسلہ کے لئے قربانی کی وجہ سے خدا تعالےٰ ان کی کمائی میں بہت برکت ڈالتا ہے۔"

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ ہمارے مخلص دوست میاں عبدالرحمن صاحب کی اس قربانی کو قبول فرماتے ہوئے ہمیشہ انہیں اور ان کے تمام خاندان کو اپنے خاص فضلوں سے نوازتا رہے۔ آمین۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید۔ ربوہ)

درخواست دعا

مکرم جناب محمد افضل صاحب سیکرٹری مال تحریک جدید اصغر مال راولپنڈی تحریر فرماتے ہیں کہ:۔ "سیدہ امۃ الرشید بیگم صاحبہ راشدہ نے تعمیر مسجد جرمنی (فرنکفورٹ) کے لئے پشاور میں ۱۰/ روپے کا وعدہ کیا تھا۔ ابھی یہاں انہوں نے کچھ دن عارضی طور پر سکول میں رخصت پر گئی ہوئی استانی کی جگہ کام کر کے اپنا وعدہ مبلغ دس روپے پورا کر دیا ہے۔"

قارئین کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالےٰ ہماری اس مخلص بہن کے اخلاص میں برکت ڈالے اور ان کو اور ان کے تمام خاندان کو ہمیشہ اپنے نعمتوں سے نوازتا رہے۔ آمین

(وکیل المال اوّل تحریک جدید۔ ربوہ)

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیہ نفوس کرتی ہے!

خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے اعلانات

مساعی کی ماہانہ رپورٹیں:۔ خدام الاحمدیہ کے لئے یہ بڑا خوش کن پہلو ہے کہ امسال مساعی کی ماہانہ رپورٹوں کے سلسلہ میں قدم بڑی تیزی کے ساتھ اٹھنا شروع ہو گیا ہے۔ چنانچہ جہاں گذشتہ سال جنوری میں ۱۳۱ رپورٹیں موصول ہوئیں۔ اس سال ۱۷۵ رپورٹیں موصول ہوئیں

اس سلسلہ میں عنقریب جائزہ کا تفصیلی گوشوارہ بھی شائع ہو رہا ہے۔ جس میں ضلع اور علاقہ وار مجالس کی پوزیشن کو واضح کیا گیا ہے تاہم ابھی مجالس کا ایک حصّہ ایسا موجود ہے جو سرے سے ہی یہ رپورٹ بھجوانے کا عادی نہیں۔ اور کچھ حصہ ایسا بھی ہے جو رپورٹ تو بھجواتا ہے۔ مگر باقاعدگی سے۔

لہٰذا جملہ قائدین کرام کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ اس سلسلہ میں میرے ساتھ پورا تعاون فرمائیں تاکہ اس جہت سے خدام الاحمدیہ کا یہ پچیسواں سال غیر معمولی سال ثابت ہو اور کوئی مجلس ایسی نہ رہے جس کی طرف سے مساعی کی ماہانہ رپورٹ نہ آئے۔ جزاکم اللہ

II انتخاب:۔ سال رواں کا بہت سا حصہ گذر رہا ہے مگر ابھی تک خدام الاحمدیہ کی جملہ مجالس کے انتخابات مکمل نہیں ہوئے

براہ مہربانی جملہ قائدین کرام اس طرف توجہ فرمائیں۔

مال:۔ خدام الاحمدیہ کے مالی سال کے ساڑھے چار ماہ گذر چکے ہیں۔ لیکن اس مدت کے مقابل میں آمد کی رفتار بہت کم ہے مجموعی طور پر ابھی تک بجٹ کا ایک چوتھائی بھی وصول نہیں ہوئی حالانکہ سال رواں کی پہلی سہ ماہی کے اختتام پر ہی (یعنی ۳۱ جنوری تک) اس قدر وصول ہو جانی چاہیئے تھی۔

اس لئے قائدین مجالس خدام الاحمدیہ سے پرزور اپیل کی جاتی ہے کہ وہ مجلس مرکزیہ کی مالی اعانت کی طرف پوری پوری توجہ دیں۔ امید ہے کہ ان کی کوشش سے آمد کی یہ عارضی کمی جلد ہی پوری ہو جائے گی۔ انشاء اللہ تعالےٰ۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

"ہفتہ وصیّت" کے متعلق ایک قابل تقلید نمونہ

چند روز ہوئے مکرم جناب شیخ رفیع الدین احمد صاحب سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی نے لکھا کہ ہماری جماعت بہت وسیع علاقہ میں پھیلی ہوئی ہے اور ہمارے لئے دشوار ہے کہ ہم اس تحریک کو صرف ایک ہفتہ میں ہر غیر موصی دوست کے پاس پہونچ سکیں اس لئے ہمیں بجائے "ہفتہ وصیت" منانے کے "ماہ وصیت" منانے کی اجازت دی جائے۔

مرکزی دفتر کو اسپر کیا اعتراض ہو سکتا تھا۔ چنانچہ اجازت دے دی گئی گذشتہ سال بھی مکرم شیخ صاحب نے یہ اجازت لے لی تھی اور ہم کارکنان مرکزی دفتران کے ممنون ہیں کہ وہ فرض سے بہت بڑھ کر ہماری طرف اپنا دست تعاون بڑھا رہے ہیں۔ اللہ تعالےٰ انہیں بہترین جزا دے اور بیش از بیش خدمت سلسلہ کی توفیق بخشے۔

دوسری طرف بڑی جماعتوں کو بھی چاہیئے کہ اپنی آبادی اور وسعت کے مطابق "ہفتہ وصیت" کو زیادہ سے زیادہ ممتد اور وسیع کریں۔ اور تحریک وصیت کو ہر اس غیر موصی احمدی تک پہونچانے کا اہتمام اور انتظام کریں۔ جو دینی اور دنیوی دونوں لحاظ سے وصیت کرنے کا اہل ہو اور ابتک کسی وجہ سے وصیت کرنے سے محروم رہا ہو۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز)

اہل اسلام کس طرح ترقی کر سکتے ہیں؟

کارڈ آنے پر

مفت

عبداللہ الٰہ دین سکندر آباد دکن

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔ (مینیجر)

ہمدرد نسوال (اٹھرا کی گولیاں) دواخانہ خدمتِ خلق رجسٹرڈ ربوہ سے طلب کریں مکمل کورس ۱۹ روپے

لاہور میں تھائی لینڈ کے بادشاہ اور ملکہ کا پرتپاک استقبال

آج شاہی مہمان گھوڑوں اور مویشیوں کا میلہ دیکھیں گے

لاہور ۱۷ مارچ کل لاہور میں شاہ تھائی لینڈ اور ان کی ملکہ کا پرجوش استقبال کیا گیا۔ ہوائی اڈے پر صوبائی گورنر ملک امیر محمد خان بنیادی جمہوریتوں کے ارکان اور ہزاروں افراد نے انہیں خوش آمدید کہا۔ ہوائی اڈے اور گورنر ہاؤس کے درمیان پانچ میل لمبے راستے کو پاکستان اور تھائی لینڈ کی جھنڈیوں سے سجایا گیا تھا۔ راستے میں ہزاروں افراد کھڑے ہوئے تھے جنہوں نے تالیاں بجا کر شاہ اور ملکہ کا خیر مقدم کیا۔ کل رات گورنر نے ان کے اعزاز میں عشائیہ دیا۔ آج وہ لاہور میں گھوڑوں اور مویشیوں کا تاریخی میلہ دیکھیں گے۔ اس سے قبل راولپنڈی میں صدارتی کابینہ کے تین وزیروں مسٹر محمد شعیب، مسٹر ایف ایم خان اور مسٹر عبدالقادر کے علاوہ جنرل محمد موسیٰ، پنڈی ڈویژن کے کمشنر اور بنیادی جمہوریتوں کے اراکین نے انہیں الوداع کہا۔

پشاور سے راولپنڈی پہنچنے پر انہوں نے عجائب گھر میں بودھ دور کے نوادرات اور عجائبات دیکھے انہیں ٹیکسلا اور اس کے نوادرات کے بارے میں کتابیں بطور تحفہ پیش کی گئیں شاہ نے چند تصویریں لیں۔ راولپنڈی میں وزیر خزانہ مسٹر محمد شعیب کی صاحبزادی فرزانہ شعیب نے انہیں اور ملکہ کو پھولوں کے گلدستے پیش کئے۔

راولپنڈی میں انہوں نے صدر ایوب کے ساتھ دوپہر کا کھانا کھایا۔ اس سے قبل پشاور میں ایئر مارشل اصغر خان صوبائی گورنر اور سینکڑوں افراد نے انہیں رخصت کیا۔

درخواستِ دعا

عزیزم اشفاق احمد ہاشمی جلدی بیماری کی وجہ سے نیول ہسپتال کراچی میں زیر علاج ہے گو اُسے پہلے کی نسبت افاقہ ہے مگر ابھی پورے طور پر آرام نہیں آیا۔ بزرگانِ سلسلہ اور درویشانِ قادیان کی خدمت میں باادب گذارش ہے کہ وہ عزیز موصوف کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے درد دل سے دعا کریں۔ مختار احمد ہاشمی

محلہ دار الصدر شرقی ربوہ

نور کاجل افریقہ میں بھی لاثانی ہے

محترمہ مسز محمد اصغر صاحب کیمو مشرقی افریقہ سے تحریر فرماتی ہیں:-

"میں خود اور اپنے بچوں کو پاکستان میں نور کاجل استعمال کرواتی رہی ہوں میں نے اس سے بہتر کوئی کاجل نہیں دیکھا افریقہ میں بھی بہت دور دور کے کئی کاجل بکتے ہیں مگر سب بے فائدہ۔ کرم دو شیشی نور کاجل جلد روانہ کر دیں۔"

نور کاجل بچوں عورتوں اور مردوں سب کی آنکھوں کی صحت خوبصورتی اور علاج کے لئے دنیا بھر میں بے نظیر ہے۔ قیمت سوا روپیہ۔

تیار کردہ خورشید یونانی دواخانہ گولبازار ربوہ

اکسیر پائیوریا

مسوڑھوں سے خون اور پیپ کا آنا (پائیوریا) دانتوں کا ہلنا۔ دانتوں کی میل اور منہ کی بو دور کرنے کے لئے بے حد مفید ہے۔

قیمت فی شیشی ایک روپیہ پچیس پیسے

ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گول بازار ربوہ

الفضل کے جملہ خریداروں سے

ضروری گذارش

الفضل کے جملہ خریداران حضرات کی چٹیں دوبارہ چھپوائی جا رہی ہیں اگر کسی دوست نے اپنے پتہ میں کوئی تبدیلی یا درستی کروانی ہو تو وہ برائے مہربانی دفتر ہذا کو دس یوم تک مطلع فرما دیں تاکہ ان کی حسبِ ہدایت پتہ میں درستی کر دی جائے۔

(مینیجر الفضل ربوہ)

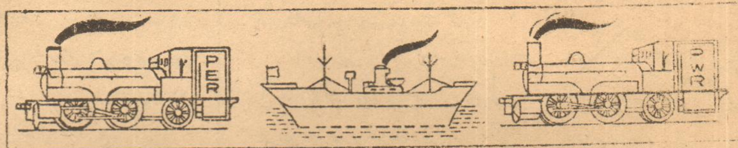

پاکستان ویسٹرن ریلوے

مشرقی اور مغربی پاکستان کے درمیان ریل اور سمندر کے راستے مشترکہ سامان کی بکنگ

پاکستان کے دونوں حصوں کے مابین ویگن بھر یا تھوڑے مال کی ریل اور سمندر کے راستے مشترکہ تھرو بکنگ کی سکیم کا حد کو (زیادہ سٹیشنوں اور تجارتی اشیاء کو موجودہ فہرست میں شامل کر کے) وسیع کر دیا گیا ہے۔ یہ انتظامات ۱۵ مارچ ۶۲ء سے شروع ہو رہے ہیں۔ ان تمام سٹیشنوں کی اکٹھی فہرست جہاں اس ٹریفک کی بکنگ کی جا سکتی ہے اور ان اشیاء کے نام جو بک کی جا سکتی ہیں نیچے دئے جا رہے ہیں۔

(i) سٹیشن:-

(الف) مغربی پاکستان ریلوے:- بہاولپور، بہاولنگر، بھکر، چشتیاں، چیچاوطنی روڈ، فورٹ عباس، گجرات، گوجرانوالہ، ہگبٹ، حیدرآباد، ہارون آباد۔ جلو۔ خانپور۔ منڈی بوریوالہ۔ مردان۔ میرپور خاص۔ منٹگمری۔ ملتان شہر۔ اکاڑہ، پشاور چھاؤنی۔ پشاور شہر۔ پسپلال، کوئٹہ۔ راہوالی، رحیم یار خان۔ راولپنڈی۔ سرگودھا۔ سیالکوٹ۔ صادق آباد۔ سکھر اور واہ۔

(ب) پاکستان ایسٹرن ریلوے:- بوگرہ۔ چاندپور۔ چومہانی۔ ڈھاکہ۔ دیناج پور۔ جیسور۔ میمن سنگھ۔ نرائن گنج۔ راجشاہی۔ رنگپور۔ سانتاہار۔ سلہٹ۔ کومیلا۔ شائستہ گنج۔ کھلنا۔ کشتیا۔ ایسوردی۔ بھیرب بازار۔ سیدپور اور فریدپور۔

(ii) اشیاء:-

مغربی پاکستان سے۔ بوٹ اور جوتے۔ کھیلوں اور ڈاکٹری کا سامان۔ ادویات۔ رائی کا تیل۔ ویجی ٹیبل آئل اور گھی۔ خشک پھل، سوتی دھاگہ۔ سوت کی بنی ہوئی اشیاء۔ مصالحہ جات۔ تمباکو۔ سنگ مرمر اور ماربل چپس، لبریکینٹس۔ آئرن ٹولز (بشمول دستی آلات اور ورکشاپ کے چھوٹے آلات) الیکٹرک کی اشیاء، ٹیکسٹائل رنگ۔ ملک فوڈ اور گلوکوز۔ بلیچنگ پاؤڈر۔ برائن لیمپس، سٹوز۔ آئل گلرز۔ لالٹینیں۔ گھاس کاٹنے کی مشینیں۔ آئرن ٹولز اور ہیڈ لاک، پرنٹنگ ٹائپ، پرنٹنگ میٹریلز۔ پرنٹنگ مشینری۔ صابن (ہر قسم) نشاستہ۔ بیج (تمام اقسام) سٹرا بورڈ۔ چپ بورڈ۔ کاروگیٹڈ بورڈز اور باکسز۔ کتابیں اور مطبوعات، شامیانے، بروزہ، استریاں اور بسکٹس۔

(ب) مشرقی پاکستان سے۔ دیاسلائیاں۔ دالیں۔ ٹیبل ٹینس۔ کاغذ اور جیوٹ کی بنی ہوئی اشیاء۔ رسے۔ ادویات۔ تمباکو۔ ہڈیاں اور کھالیں۔ کاٹن ویسٹ۔ گدے۔ خشک مرچیں۔ مونگ پھلی اور شیونگ ریزر بلیڈز۔

چھوٹی اشیاء کی بکنگ۔

رائی کے تیل اور ویجی ٹیبل آئل اور گھی کے سوا تمام درج بالا اشیاء بطور "چھوٹی اشیاء" کے بکنگ کے لئے قبول کی جائیں گی۔ ریل اور سمندر کے راستے مشترکہ بکنگ کی سکیم کے تحت آنے والی چھوٹی اشیاء کا کم از کم قابل قبول وزن اور حجم علی الترتیب بیس سیر اور پانچ مکعب فٹ ہو گا۔

دیگر تفصیلات کے لئے متعلقہ سٹیشن ماسٹروں سے رجوع کیا جائے۔

چیف کمرشل مینجر

پاکستان ویسٹرن ریلوے۔ لاہور

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴